Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم منگل

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۳۵ پیسے

جلد ۳۲/۶۷	۱۱ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ ۔ ۲۱ امان ۱۳۵۷ہش ۔ ۲۱ مارچ ۱۹۷۸ء	نمبر ۶۶

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۱ امان ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے ، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور حضور کا حافظ و ناصر ہو ۔ آمین ۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قبولیتِ دعا کی برکات

قربِ الٰہی کو حاصل کرنے سے دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے

"خوب یاد رکھو کہ انسان کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غفلت اور فسق و فجور کو چھوڑ دے ۔ جس قدر قربِ الٰہی انسان حاصل کرے گا اسی قدر قبولیتِ دعا کے ثمرات سے حصہ لے گا ..... یہ نہیں کہ خدا سُن نہیں سکتا وہ تو دل کے مخفی در مخفی ارادوں اور ان ارادوں سے بھی واقف ہے جو ابھی پیدا نہیں ہوئے مگر خدا نے انسان کو قربِ الٰہی کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جیسے دُور کی آواز سُنائی نہیں دیتی اسی طرح جو شخص غفلت اور فسق و فجور میں مبتلا رہ کر اس سے دُور ہوتا جاتا ہے ... اسی قدر حجاب اور فاصلہ اس کی دعاؤں کی قبولیت میں ہوتا جاتا ہے ۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۹۸)

"دُنیا میں جس قدر قومیں ہیں کسی قوم نے ایسا خدا نہیں مانا جو جواب دیتا ہو اور دعاؤں کو سُنتا ہو ... بولنے والا خدا صرف ایک ہے جو اسلام کا خدا ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے جس نے کہا ادعونی استجب لکم تم مجھے پکارو میں تم کو جواب دوں گا یہ بالکل سچی بات ہے کوئی ہو جو ایک عرصہ تک سچی نیت اور صفائی قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہو وہ مجاہدہ کرے اور دعاؤں میں لگا رہے آخر اس کی دعاؤں کا جواب اسے ضرور دیا جائیگا ۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۱)

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعائیں قبول کرنے کا وعدہ

مجھے پکارو! میں تمہاری دُعا قبول کروں گا

اللہ تعالیٰ قرآن عظیم میں فرماتا ہے :۔

وقال ربکم ادعونی استجب لکم (المومن ۶۱)

ترجمہ :۔ تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھے پکارو ! میں تمہاری دعا سنوں گا ۔

پھر فرماتا ہے :۔

ادعوا ربکم تضرّعًا وخفیةً انّہ لا یحبّ المعتدین ۔ (الاعراف ۵۶)

ترجمہ :۔ تم اپنے ربّ کو گڑگڑا کر بھی اور چپکے چپکے بھی پکارو یقیناً وہ حد سے گذرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۔

احادیث النّبی صلی اللہ علیہ وسلم :۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاۗءِ وَیَدَعُ مَا سِوٰی ذٰلِكَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ ۔

ترجمہ :۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعاؤں میں سے جامع دعا کو پسند فرمایا کرتے تھے اور ان کے علاوہ دوسری دعاؤں کو ترک کر دیا کرتے تھے (ابوداؤد نے اسناد جیّد کے ساتھ اس حدیث کو ذکر کیا ہے)

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی ، وَالْعَفَافَ ، وَالْغِنٰی" رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

ترجمہ :۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے (ترجمہ) یعنی اے اللہ میں تجھ سے ہدایت ، پرہیزگاری ، پاکدامنی اور (دُنیا سے) لاپرواہی طلب کرتا ہوں (مسلم نے اس حدیث کو ذکر کیا) ۔

پبلشر :۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر :۔ سید عبدالحی ۔ مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت :۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۱ امان ۱۳۵۷ ہش
۲۱ مارچ ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کا مصداق بنانے والا بنیادی وصف

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اُمتِ محمدیہ کے افراد کو یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ وہی سب قوموں پر غالب رہیں گے بشرطیکہ وہ مومن ثابت ہوئے جیسا کہ فرمایا:-

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

(آل عمران آیت ۱۴۰)

ترجمہ:- اور تم کمزوری نہ دکھاؤ اور تم غم نہ کرو اور اگر تم مومن ہو تو تم ہی بالا رہو گے۔

مومن ہونے کی شرط میں یہ بات از خود شامل ہے کہ وہ عنداللہ مومن شمار کئے جانے کے اہل ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ محض زبانی دعوئ ایمان کو چنداں اہمیت نہیں دیتا۔ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی مومن شمار ہونے کے لئے محض زبانی اقرار ہی کافی ہوتا تو وہ بعض اعراب کے متعلق جو اسلام لے آئے تھے یہ نہ کہتا کہ اسلام کو قبول کر لینے کے باوجود تم مومن نہیں ہو کیونکہ اسلام ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ تم اطاعت گزار بننے کے لئے تیار نہیں ہو جیسا کہ اُس نے فرمایا:-

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

(الحجرات آیت ۱۵)

ترجمہ:- اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے تو ان سے کہہ دے کہ تم حقیقۃً ایمان نہیں لائے لیکن تم یہ کہو کہ ہم نے ظاہری طور پر فرمانبرداری قبول کر لی ہے کیونکہ (اے اعراب) ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی سچی اطاعت کرو گے تو وہ تمہارے اعمال میں سے کوئی عمل بھی ضائع نہیں ہونے دے گا۔ اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ ایک انسان اپنے زبانی دعوئ ایمان کی وجہ سے مسلمان تو کہلا سکتا ہے اور دنیا میں وہ مسلمان اور مومن ہی شمار ہوگا لیکن ضروری نہیں کہ وہ محض زبانی دعوئ ایمان کی بناء پر عنداللہ بھی مومن شمار ہو۔ خدا کی نگاہ میں تو وہ جبھی مومن شمار ہوگا جب وہ ایمان کے عملی تقاضوں کو پورا کر دکھائے گا۔ ان عملی تقاضوں کا اس نے خود قرآن مجید میں اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کے تعلق میں متعدد جگہ ذکر کر کے واضح فرما دیا ہے کہ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ سے اُس کی مراد کیا ہے اور وہ کون سے مومن ہیں جن کے حق میں اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کا وعدہ بہرحال پورا ہوتا چلا جائے گا۔

اس ضمن میں سب سے پہلی اور بنیادی بات اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ عنداللہ مومن شمار ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ایمان کا دعویٰ کرنے والے تقویٰ کی راہوں پر چلیں اور اپنے آپ کو صحیح معنوں میں متقی بنائیں۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے:-

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ (المائدہ آیت ۵۸)

ترجمہ:- اور اگر تم مومن ہو تو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ اپنے زبانی دعوئ ایمان کے باوجود تقویٰ کی راہوں پر گامزن نہیں ہوتے اور اپنے اعمال سے اپنا متقی ہونا ثابت نہیں کرتے وہ عنداللہ مومن شمار کئے جانے کے اہل نہیں ہوتے اور ضروری نہیں ہوتا کہ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کا وعدہ ان کے حق میں پورا ہو۔ چونکہ عنداللہ حقیقی مومن شمار ہونے کے لئے تقویٰ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی اس اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا ہے کہ جو لوگ تقویٰ اختیار کریں گے ان کے اس وصف کو ہی حقیقی مومنوں کے حق میں خاص امتیاز کا موجب بنا دیا جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○

(الانفال آیت ۳۰)

ترجمہ:- اے مومنو! اگر تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ تمہارے لئے ایک بڑے امتیاز کا سامان پیدا کر دے گا اور تمہاری کمزوریوں کو دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا۔ اللہ بڑے فضل والا ہے۔

چونکہ تقویٰ کے نتیجہ میں مومنوں کو خاص امتیاز عطا کیا جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محض زبانی ایمان کا دعویٰ کرنے والے نہیں بلکہ اُس کی نگاہ میں وہی زیادہ معزز ہیں جو زیادہ متقی ہیں یعنی جتنا زیادہ کوئی اپنے آپ کو تقویٰ کے امتیاز سے مزین کرے گا اتنا ہی زیادہ وہ خدا کی نگاہ میں معزز ہوگا یعنی اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کی شرط اتنی ہی زیادہ اس میں پوری ہوتی چلی جائے گی اور اُتنا ہی زیادہ وہ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کا مصداق بنتا چلا جائیگا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ امر ذہن نشین کرایا کہ اگر تم اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کا مصداق بننا چاہتے ہو یعنی یہ چاہتے ہو کہ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کا وعدہ تمہارے حق میں پورا ہوتا چلا جائے تو تمہیں چاہئیے کہ تم تقویٰ اختیار کرو اور اس میں ترقی کرتے چلے جاؤ۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (بقرہ آیت ۱۹۰، آل عمران آیت ۱۳۱)

ترجمہ:- اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم کامیابی سے ہمکنار ہو (یعنی تم ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار ہوتے چلے جاؤ)

اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ کو مومنوں کے لئے کامیابی و کامرانی اور فتح کا بنیادی ذریعہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"آدم سے لے کر آج تک کسی کو تقویٰ کے سوا فتح نہیں ہوئی۔ فتح کی کنجی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ فتح صرف اُسی کو ہو سکتی ہے جس کا بحر تقویٰ میں سب سے بڑھ کر ہو۔ تقویٰ کا پودا قائم ہو جائے تو اس کے ساتھ زمین و آسمان اُلٹ سکتے ہیں۔"

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۱ء)

الغرض عنداللہ حقیقی مومن شمار ہونے کے لئے پہلی اور اولین شرط یہ ہے کہ وہ لوگ جو ایمان لائیں محض زبانی دعوئ ایمان کو ہی کافی نہ سمجھیں بلکہ اگر وہ مومن ہیں تو اپنے عمل سے وہ اپنے متقی ہونے کا ثبوت دیں۔ جب وہ تقویٰ اختیار کریں اور اس میں مسلسل ترقی کرنے کے نتیجہ میں اپنے آپ کو عنداللہ مومن شمار ہونے کے قابل بنائیں گے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کا خدائی وعدہ پورا نہ ہو۔ خدا تعالیٰ اپنے اس وعدہ کو پہلے بھی پورا کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی پورا کرے گا اور قیامت تک پورا کرتا چلا جائے گا لیکن سب سے اوّل اور بنیادی شرط یہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو تقویٰ سے مزین کر کے پہلے خدا کی نگاہ میں حقیقی معنوں میں مومن بن کر دکھائیں۔

گلشن میں فصلِ گُل کی طرح وہ عیاں رہے

رشتے بھی امید کے ہر دم جواں رہے — اس عمرِ مستعار پہ کیا کیا گماں رہے
کن رفعتوں کے دیدۂ دل ہم عناں رہے — پیوندِ خاک تھے پہ ثریا نشاں رہے
پھر کیا ہوا جو آنکھ سے میری نہاں رہے — گلشن میں فصلِ گُل کی طرح وہ عیاں رہے
کہہ بے نیازئ دلِ محروم اُن سے کہہ — نامہرباں رہے یا کوئی مہرباں رہے
روکے قدم وفا کے بھلا کس کی تھی مجال — اُٹھ اُٹھ کے لاکھ راہ میں سنگِ گراں رہے
اک دل کی آگ تھی کہ بنی طور کا چراغ — اک حوصلے کہ رشکِ یمِ بیکراں رہے

دنیائے بے ثبات میں ڈھونڈو تو اے نصیر
نامی وہ کونسا ہے کہ جس کے نشاں رہے

(نصیر احمد خان ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو کارنامے

اعلائے کلمۂ اسلام ۔ اور ۔ اشاعتِ نورِ خیر الانام

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان بے شمار انوار و برکات اور تاثیرات ارضی وسماوی اور فیوض ظاہری و باطنی کو پیش فرمایا جو آپ کے زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت اور غلامی کے طفیل عطا ہوئے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی پہلی معرکۃ الآراء کتاب براہین احمدیہ میں خاص طور پر اس زندہ نبی کے ان زندہ انوار کا ذکر کیا جس پر اہل حدیث عالم مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے لکھا کہ:۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امراً۔ اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی وجانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔

ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتا دے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہم سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کے نشان دہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی و جانی و قلمی و لسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اٹھایا ہو اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدّی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آکر تجربہ و مشاہدہ کرلے اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکھا دیا ہو۔"

(اشاعۃ السنۃ جلد ہفتم ع ۶ صفحہ ۱۶۹ – ۱۷۰ء)

جلسہ مذاہب عالم کا دائمی نشان

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ان بے شمار انوار و برکات میں سے جو حضرت مسیح موعودؑ کے وجود مبارک میں ظہور پذیر ہوئے اور جس نے جملہ غیر مذاہب عالم پر اسلام کا سکہ بٹھا دیا۔ جلسہ اعظم مذاہب کے مضمون کا دائمی اور عالمی نشان دنیا کی مذہبی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ اس نشان کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت اقدسؑ نے اس کی نسبت قبل از وقت خدا سے علم پاکر یہ خوشخبری بذریعہ اشتہار شائع فرمائی کہ:۔

"مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں اور اس کو اوّل سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائیں گی اور ہرگز قادر نہیں ہوں گی کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھلا سکیں۔"

پھر لکھا:۔

"میں نے عالم کشف میں اس کے متعلق دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اس کے چھونے سے اس محل میں سے ایک نور ساطعہ نکلا جو ارد گرد پھیل گیا اور میرے ہاتھوں پر بھی اس کی روشنی پڑی۔ تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا وہ بلند آواز سے بولا کہ اللہ اکبر خربت خیبر۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس محل سے میرا دل مراد ہے جو جائے نزول و حلول انوار ہے اور وہ نورانی معارف ہیں اور خیبر سے مراد تمام خراب مذاہب ہیں ...... سو مجھے بتلایا گیا کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھل جائے گا اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائے گی جب تک اپنا دائرہ پورا کرے۔"

(اشتہار ۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء)

یہ پیشگوئی کسی خارق عادت شان سے پوری ہوئی؟ اس کا اندازہ درج ذیل تاثرات سے بخوبی ہو سکتا ہے:۔

مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی

۱۸۹۶ء کے مشہور عالم جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعجازی مضمون سے اسلام کو ادیان باطلہ پر جو فتح مبین نصیب ہوئی۔ اس کا نقشہ انہی دنوں ڈسکہ کے عالم مولوی فیروز الدین صاحب نے درج ذیل الفاظ میں کھینچا:۔

"ان لیکچروں میں سب سے عمدہ اور بہترین لیکچر جو جلسہ کی روح رواں تھا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا لیکچر تھا جس کو مشہور فصیح البیان مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے پڑھا ...... یہ لیکچر دو دن میں تمام ہوا۔ ۲۷ دسمبر کو قریباً ۴ گھنٹے اور ۲۹ کو ۲ گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ کل چھ گھنٹہ میں یہ لیکچر تمام ہوا جو حجم میں ۱۰۰ صفحے کلاں تک ہوگا۔ غرض کہ مولوی عبد الکریم صاحب نے یہ لیکچر شروع کیا اور کیسا شروع کیا کہ تمام سامعین لٹو ہو گئے۔ فقرہ فقرہ پر صدائے آفرین و تحسین بلند تھی۔ اور بسا اوقات ایک ایک فقرہ کے دوبارہ پڑھنے کے لئے حاضرین سے فرمائش کی جاتی تھی۔ عمر بھر ہمارے کانوں نے ایسا خوش آئند لیکچر نہیں سنا ......

"ہم مرزا صاحب کے مرید نہیں ہیں نہ ان سے ہم کو کوئی تعلق ہے لیکن انصاف کا خون ہم کبھی نہیں کر سکتے اور نہ کوئی سلیم فطرت اور صحیح کانشنس اس کو روا رکھ سکتا ہے۔ مرزا صاحب نے کل سوالوں کے جواب (جیسا کہ مناسب تھا) قرآن شریف سے دیئے اور تمام بڑے بڑے اصول و فروع اسلام کو دلائل عقلیہ اور براہین فلسفہ کے ساتھ مبرہن اور مزین کیا۔ پہلے عقلی دلائل سے الٰہیات کے ایک مسئلہ کو ثابت کرنا اور اس کے بعد کلام الٰہی کو بطور حوالہ پڑھنا ایک عجیب شان دکھاتا تھا۔ مرزا صاحب نے نہ صرف مسائل قرآن کی فلاسفی بیان کی بلکہ الفاظ قرآنی کی فلالوجی اور فلاسفی بھی ساتھ ساتھ بیان کر دی۔ غرض کہ مرزا صاحب کا لیکچر بہ حیثیت مجموعی ایک مکمل اور حاوی لیکچر تھا جس میں بے شمار معارف و حقائق و حکم و اسرار کے موتی چمک رہے تھے اور فلسفہ الٰہیہ کو ایسے ڈھنگ سے بیان کیا گیا تھا کہ تمام اہل مذاہب ششدر رہ گئے۔

کسی شخص کے لیکچر کے وقت اتنے آدمی جمع نہیں تھے جتنے کہ مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت تمام ہال اوپر سے بھرا ہوا تھا اور سامعین ہمہ تن گوش ہو رہے تھے۔ مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت اور دیگر اسپیکروں کے لیکچروں میں امتیاز کے لئے اس قدر کافی ہے کہ مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت خلقت اس طرح آ گری جیسے شہد پر مکھیاں۔ مگر دوسرے لیکچروں کے وقت بوجہ بے لطفی بہت سے لوگ بیٹھے بیٹھے اٹھ جاتے ...... غرض کہ وہ لیکچر ایسا پر لطف اور ایسا عظیم الشان تھا کہ بجز سننے کے اس کا لطف بیان میں نہیں آسکتا۔ مرزا صاحب نے انسان کی پیدائش سے لیکر معاد تک ایسا مسلسل بیان فرمایا اور عالم برزخ اور قیامت کا حال ایسا عیاں فرمایا کہ بہشت و دوزخ سامنے دکھا دیا۔ اسلام کے بڑے بڑے مخالف اس روز اس لیکچر کی توصیف میں رطب اللسان تھے ......

بہرحال اس کا شکر ہے کہ اس جلسہ میں اسلام کا بول بالا ہوا اور تمام غیر مذاہب والوں کے دلوں پر اسلام کا سکہ بیٹھ گیا۔"

(اخبار "چودھویں صدی" راولپنڈی۔ یکم فروری ۱۸۹۷ء صفحہ ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار جنرل و گوہر آصفی

کلکتہ کے اخبار جنرل و گوہر آصفی نے (۲۴ جنوری ۱۸۹۷ء صفحہ ۶ پر) "فتح اسلام" کے عنوان سے لکھا:-

"اس جلسہ کی کارروائی سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ صرف ایک حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان تھے جنہوں نے اس میدان مقابلہ میں اسلامی پہلوانی کا پورا حق ادا فرمایا...... حق تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر اس جلسہ میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت و ندامت کا قشقہ لگتا۔ مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچی فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے، سب پر بالا ہے۔ صرف اسی قدر نہیں بلکہ اختتام مضمون پر حق الامر معاندین کی زبان پر یوں جاری ہو چکا کہ اب اسلام کی حقیقت کھلی اور اسلام کو فتح نصیب ہوئی۔"

"حقیقۃ الوحی" میں ذکر

حضور علیہ السلام "حقیقۃ الوحی" میں اس چمکتے ہوئے نشان کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"یہ مقابلہ اس مقابلہ کی مانند تھا جو موسیٰ نبی کو ساحروں کے ساتھ کرنا پڑا تھا۔ کیونکہ اس مجمع میں مختلف خیالات کے آدمیوں نے اپنے اپنے مذہب کے متعلق تقریریں سنائی تھیں جن میں سے بعض عیسائی تھے اور بعض سناتن دھرم کے ہندو اور بعض آریہ سماج کے ہندو اور بعض برہمو اور بعض سکھ اور بعض ہمارے مخالف مسلمان تھے اور سب نے اپنی اپنی لاٹھیوں کے خیالی سانپ بنائے تھے لیکن جبکہ خدا نے میرے ہاتھ سے اسلامی راستی کا عصا ایک پاک اور پُرمعارف تقریر کے پیرایہ میں ان کے مقابل پر چھوڑا تو وہ اژدہا بن کر سب کو نگل گیا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷۹)

مذاہب عالم کو دعوت مقابلہ

حضرت اقدسؑ نے ضمیمہ انجام آتھم میں بھی اس نشان عظیمہ کی تفصیل درج فرمائی اور آخر میں نہایت پُرشوکت الفاظ میں مذاہب عالم کو دعوت دی کہ:-

"میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذاہب مردے ان کے خدا مردے اور خود وہ تمام پیرو مردے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں ہرگز ممکن نہیں۔"

پھر فرمایا:-

"اے نادانو! تمہیں مردہ پرستی میں کیا مزہ ہے اور مردار کھانے میں کیا لذت!!! آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے اور کس قوم کے ساتھ ہے۔ وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہو گیا۔ آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے"

(صفحہ ۳۴۴-۳۴۶)

اس کے چند سال بعد بالخصوص عیسائی دنیا کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"ایک وہ زمانہ تھا کہ انجیل کے واعظ بازاروں اور گلیوں اور کوچوں میں نہایت دریدہ دہانی سے اور سراسر افترا سے ہمارے سید و مولیٰ خاتم الانبیاء اور افضل الرسل والاصفیاء اور سید المعصومین و الاتقیاء حضرت محبوب جناب احدیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ قابل شرم جھوٹ بولا کرتے تھے کہ گویا آنجنابؐ سے کوئی پیشگوئی یا معجزہ ظہور میں نہیں آیا اور اب یہ زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے علاوہ ان ہزارہا معجزات کے جو ہمارے سید و مولیٰ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف اور احادیث میں اس کثرت سے مذکور ہیں جو اعلیٰ درجہ کے تواتر پر ہیں تازہ بتازہ صدہا نشان ایسے ظاہر فرمائے ہیں کہ کسی مخالف اور منکر کو ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں ...... سو ہم اپنے خدائے پاک ذوالجلال کا کیا شکر کریں کہ اس نے اپنے پیارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی کی توفیق دے کر اور پھر اس محبت اور پیروی کے روحانی فیضوں سے جو سچی تقویٰ اور سچے آسمانی نشان ہیں کامل حصہ عطا فرما کر ہم پر ثابت کر دیا کہ وہ ہمارا پیارا برگزیدہ نبی فوت نہیں ہوا بلکہ وہ بلند تر آسمان پر اپنے ملیک مقتدر کے دائیں طرف بزرگی اور جلال کی کرسی پر بیٹھا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔"

(تریاق القلوب طبع اول صفحہ ۵-۶)

علیٰ وجہ البصیرت دعوت اسلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعلائے کلمہ اسلام اور اشاعت نور خیر الانام کے ان شاندار کارناموں کی یہ ایک ہلکی سی جھلک ہے جس سے صاف پتہ چل جاتا ہے کہ جن اہل قلم حضرات نے یہ فرمایا تھا کہ دور حاضر ایک مصلح کا تقاضا کرتا ہے اور یہ کہ اس کے مسائل سے عہدہ برآ ہونے کے لئے نبی کی ضرورت ہے ان کی رائے بلاشبہ صحیح اور درست ہے کیونکہ خدا کی پاک کتاب بھی یہ بتاتی ہے کہ الحاد و دہریت کے تاریک دور میں حق کی طرف علیٰ وجہ البصیرت دعوت مامور ربانی اور اس کی جماعت کے بغیر ممکن نہیں جیسا کہ فرمایا:-

"قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ" (یوسف: ۱۰۹)

یا رسول اللہ! کہہ دے کہ یہ میرا طریق ہے کہ میں اور میرے پیرو اللہ کی طرف علیٰ وجہ البصیرت بلاتے ہیں

اور حدیث نبوی میں ہے:-

"اِذَا تَرَکَتِ الْاُمَّۃُ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیَ عَنِ الْمُنْکَرِ حُرِمَتْ بَرَکَۃَ الْوَحْیِ"

(در منثور للسیوطی جلد ۲ صفحہ ۳۰)

جب (میری امت) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ترک کر دے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی۔

اس فرمانِ نبوی میں یہ پیشگوئی مخفی ہے کہ آخری زمانہ میں تبلیغ اسلام اور اشاعت حق کا چشمہ وحی ربانی کے ذریعہ ہی جاری ہوگا۔ سو الحمد للہ ثم الحمد للہ! حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی تیرہ سو سال کے بعد نہایت درجہ کمال صفائی سے پوری ہوئی ہے کیا زمین کے اس سرے سے اس سرے تک کوئی ایسا غیر مسلم ہے جو اسلام اور محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ان چمکتے ہوئے نوروں کا مقابلہ کر سکے؟ کوئی نہیں۔ ایک بھی نہیں ہے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اب آسمان کے نیچے اعلیٰ اور اکمل طور پر زندہ رسول صرف ایک ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسی ثبوت کے لئے خدا نے مجھے مسیح کر کے بھیجا ہے جس کو شک ہو وہ آرام اور آہستگی سے مجھ سے یہ اعلیٰ زندگی ثابت کرالے اگر میں نہ آیا ہوتا تو کچھ عذر بھی تھا مگر اب کسی کے لئے عذر کی جگہ نہیں کیونکہ خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ تا میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ دیکھو میں آسمان اور زمین کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں اور خدا وہی ایک خدا ہے جو کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں پیش کیا گیا ہے اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے دنیا زندہ ہو رہی ہے۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ برکات ظہور میں آ رہے ہیں۔ غیب کے چشمے کھل رہے ہیں۔ پس مبارک وہ جو اپنے تئیں تاریکی سے نکال لے۔"

(اشتہار ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء)

○

اپنے کاروبار کی آواز ملک کے سنجیدہ طبقوں تک پہنچانے کیلئے الفضل میں اشتہار دیجئے! (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۵۳۳

میں حشمت بی بی زوجہ چوہدری خیرالدین صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۴۲ ساہو والہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی بالیاں ایک تولہ مالیتی -/۷۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ بچوں کی طرف سے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ حشمت بی بی زوجہ چوہدری خیرالدین صاحب چک ۴۲ ساہو والہ P.O چک ۳۱ مریم آباد ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ محمد سلیمان مربی سلسلہ۔

گواہ شد۔ محمد رمضان۔

مسل نمبر ۲۲۵۳۴

میں ثریا بیگم زوجہ بشیر احمد بھنڈر صاحب قوم بھنڈر پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۵۶ء ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۱-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر زیور کی صورت میں وصول کر چکی ہوں۔ کانٹے طلائی وزنی ۲ تولے -/۱۴۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ ثریا بیگم زوجہ بشیر احمد صاحب بھنڈر ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ مبارک احمد ظفر۔

گواہ شد۔ بشیر احمد بھنڈر

مسل نمبر ۲۲۵۳۵

میں چوہدری بھاگ ولد چوہدری کریم بخش صاحب قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۶۵ سال، بیعت ۱۹۲۲ء ساکن چک ۷ رکھ گوجر سنگھ والہ ضلع فیصل آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۱-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ۱۵ ایکڑ زمین واقع چک ۷ گوجر سنگھ مالیتی -/۵۰۰۰۰ روپے۔

۲۔ مکان مالیتی -/۳۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ چوہدری بھاگ ولد چوہدری کریم بخش صاحب چک ۷ رکھ گوجر سنگھ P.O کھرڑیانوالہ۔ فیصل آباد۔

گواہ شد۔ مولوی عبدالرحیم وصیت ۱۳۷۲۸۔

گواہ شد۔ مولود محمد ولد خورشید احمد

مسل نمبر ۲۲۵۳۶

میں نعیم احمد خالد ولد چوہدری محمد اقبال صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۳۵/۲ ویول لائن چک لالہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰ روپیہ ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمایا جائے۔

العبد۔ نعیم احمد خالد ۳۵/۲ ویول لائن چک لالہ راولپنڈی۔

گواہ شد۔ رفیق احمد فوزی وصیت ۲۳۱۳۶

گواہ شد۔ محمد شفیع اشرف۔ مسجد نور راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۲۵۳۷

میں تحسین فردوس زوجہ ملک طاہر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۱۱-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۷۰۰۰ روپے

۲۔ دو عدد انگوٹھی وزن ایک تولہ -/۹۰۰ روپے

۳۔ ایک جوڑی کانٹے وزن ۶ ماشہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ تحسین فردوس ۱/۲۵ دارالبرکات ربوہ جھنگ۔

گواہ شد۔ ملک حبیب الرحمن۔

گواہ شد۔ طاہر احمد ۱/۲۵ دارالبرکات۔

مسل نمبر ۲۲۵۳۸

میں عبدالحی ولد پروفیسر محبوب الٰہی صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۱-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۱۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ عبدالحی لیکچرار شعبہ الیکٹریکل انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور۔

گواہ شد۔ عطاء الرحمن قریشی صدر حلقہ گلبرگ لاہور

گواہ شد۔ نذیر احمد سیکرٹری مال۔

اعلان گمشدگی رسید بکس

دو عدد رسید بکس صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان نمبر ۱۶۷۶۳ جاری شدہ رسید نمبر ۱ تا ۵۰ از جماعت احمدیہ چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ۔ رسید بک نمبر ۱۰۹۰۶ جاری شدہ از رسید نمبر ۱ تا ۱۰۰ عہدیداران جماعت سے گم ہو گئی ہیں۔ لہٰذا بذریعہ اعلان احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ رسید بکوں پر کسی کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرماویں۔ اگر کسی دوست کو ان رسید بکوں کے بارہ میں علم ہو جائے تو نظارت بیت المال آمد کو اطلاع دیکر ممنون فرماویں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

شکریہ احباب

میرے خسر محترم میاں عبدالخالق صاحب ٹھیکیدار کوٹلی لوہاراں غربی ضلع سیالکوٹ کی وفات پر بہت سے بھائیوں اور بہنوں نے بذریعہ ملاقات یا خطوط اظہار تعزیت کیا ہے۔ میں اور میرے دیگر سب عزیز و اقارب ان تمام بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

(مہرالدین اینڈ سنز اقصیٰ روڈ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم منیر احمد بٹ الٰہی سرروڈ تھرپارکر کی ہمشیرہ بیرون پاکستان سخت علیل ہیں۔

۲۔ مکرم چوہدری محمد نذیر صاحب تارڑ کوٹ تارڑ ضلع گوجرانوالہ سخت بیمار ہیں۔

۳۔ مکرم ملک داؤد احمد صاحب بلیک برن (انگلستان) کی بچی لمبے عرصہ سے بیمار ہے۔ باوجود علاج معالجہ کے بیماری شدت اختیار کر رہی ہے۔

۴۔ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ناصر ماہیوال بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں جس کے اثر سے جسم پر ہلکا سا فالج کا اثر محسوس ہوتا ہے۔

۵۔ مبشر احمد صاحب (لاہوری) دارالرحمت شرقی ربوہ کی والدہ محترمہ سخت بیمار ہیں۔

احباب ان سب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"بجٹ بہرحال پورا ہونا چاہیئے"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۲۰ شہادت ۱۳۵۲ ہش/۲۰ اپریل ۱۹۷۲ء میں فرمایا:-

"صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا مالی سال ختم ہونے کو ہے۔ سالِ رواں کا بجٹ پورا کرنے میں تقریباً تین ہفتے باقی رہ گئے ہیں اس لئے اب انتہائی کوشش اور جدّوجہد اور پوری لگن سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ چند روز ہوئے مَیں نے جماعتوں کے امراء اور مربّی صاحبان کی طرف خطوط بھی بھجوائے تھے کہ وہ بجٹ پورا کرنے کی طرف توجہ دیں۔ بجٹ بہرحال پورا ہونا چاہیئے بلکہ حسبِ روایات سابقہ بجٹ سے زائد رقم وصول ہونی چاہیئے کیونکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا ہمیشہ آگے ہی بڑھتا ہے۔"

لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر ممنون فرماویں۔

(ناظر بیت المال آمد - ربوہ)

برائے توجہ عہدیداران ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کی ماہانہ کارگذاری کی رپورٹیں بہت کم لجنات کی طرف سے موصول ہو رہی ہیں براہِ کرم ناصرات کی دینی اور تربیتی رپورٹ جولائحہ عمل کے مطابق ہو ہر ماہ باقاعدگی سے دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھیجی جائے اور ناصرات کے چندہ ممبری کی وصولی بھی پوری کوشش سے کی جائے۔ چندے میں ابھی تک بہت کمی ہے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

میرے چھوٹے بھائی عبداللطیف صاحب بی۔اے حال جرمنی کا نکاح عزیزہ حفیظہ سلطانہ صاحبہ کے ساتھ بعوض مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر بعد از نماز جمعہ ۳-۳-۷۸-۱۰ کو محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ پنجاب نے مسجد احمدیہ سرگودھا میں پڑھا۔

عزیزم عبداللطیف صاحب محترم میاں حاجی عبدالرحمٰن صاحب کے لڑکے اور حضرت حاجی محمد یوسف صاحب صحابی پنڈی چیری کے پوتے ہیں۔ عزیزہ حفیظہ سلطانہ محترم چوہدری محمد اسرائیل احمد صاحب اسلام آباد کی لڑکی اور حضرت میاں اللہ دتہ صاحب سیالکوٹی صحابی کی پوتی ہیں۔ جملہ بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(گلزار احمد راجپوت گولڈ سمتھ بازار کلاں چنیوٹ)

ولادت

۱۵ر مارچ ۱۹۷۸ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برادرم مکرم ناصر احمد صاحب ساجد کارکن خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ یہ بچہ آپ کا دوسرا بیٹا ہے پہلا بیٹا چار سال قبل فوت ہو گیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام عطاء المنان تجویز فرمایا ہے۔ نومولود محمد عالم صاحب مرحوم آف گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم ماسٹر لال دین صاحب آف داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو بابرکت عمر والا، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین (میر احمد کارکن دفتر الفضل ربوہ)

درخواستِ دُعا

خاکسار کی بیٹی امۃ الباسط مقیم لندن تین ہفتہ سے بیمار ہے۔ احبابِ کرام سے اس کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (خاکسار سردار بشیر احمد۔ دار الصدر ربوہ)

شکریۂ احباب

(محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مقیم سوئٹزرلینڈ)

خاکسار کے سب سے چھوٹے پیارے اور خدمت گذار بھائی عزیزم میجر ابو الخیر باجوہ مرحوم ۱۶ر فروری کو اپنے گاؤں میں حرکتِ قلب بند ہو جانے کے باعث اچانک وفات پا گئے۔ ۱۸ر فروری کو ربوہ میں تدفین پر جماعتِ احمدیہ سوئٹزرلینڈ، وطنِ عزیز اور بعض دیگر ممالک میں مقیم عزیزوں و بزرگوں کے علاوہ احبابِ جماعت نے ہمارے اس صدمۂ جانکاہ میں اپنے تعزیت ناموں، تار و ٹیلیفون کے ذریعہ جس خلوص سے زخمی دلوں کو تسکین دینے کی کوشش کی دل کی گہرائیوں سے ان کے لئے دعا نکلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کو جزائے خیر بخشے اور ہر ہمّ و غم سے محفوظ رکھے۔ خاکسار انشاء اللہ سب ہمدردوں کی خدمت میں فرداً فرداً بھی خط لکھنے کی کوشش کرے گا کہ وہ ہمارے محسن ہیں جنہوں نے اس پردیس میں خاکسار اور اہلیہ ام کے غم میں اپنی مخلصانہ دعاؤں سے نوازا۔

عاجز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ساری جماعت کی خدمت میں ملتجی ہے کہ ازراہِ کرم دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم بھائی کی مغفرت فرماوے اور جنت میں اس کے درجات بلند کرے اور اُس سے راضی ہو اور اُس کے اہل و عیال کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور ہمارے سارے خاندان کو نسلاً بعد نسلٍ اُس پاک عہد پر جیسے ہمارے والد مرحوم حضرت چوہدری غلام حسن صاحبؓ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر باندھا اور جس کی تجدید انہوں نے خلفائے کرام رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں پر کی قیامت تک قائم رہنے کی توفیق بخشے اور خدا کرے یہ ورثہ ہمیں اپنی جانوں سے بھی زیادہ پیارا رہے اور اس کی حفاظت کے لئے کبھی کسی قربانی سے دریغ نہ ہو۔ آمین۔ (غمزدہ مشتاق احمد باجوہ از زیورک)

منافع خیز انوسٹمنٹ

کراچی میں جائیداد خریدنے کا نادر موقع

اگر آپ اپنا روپیہ محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو کراچی میں جائیداد خرید لیجئے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ چند سالوں میں اس جائیداد کی قیمت بہت بڑھ جائے گی۔ ہماری خدمات سے فائدہ اُٹھائیں۔

خورشید سنز۔ نشانِ رحمت

نمبر A/2-202 بلاک ۲ P.E.C.H.S.

کراچی ۲۹ فون نمبر 432776

گمشدہ لڑکا

ایک لڑکا بعمر دس سال مورخہ ۱۲ر مارچ ۱۹۷۸ء سے گم ہے۔ بچے کا ذہنی توازن درست نہیں ہے اور وہ بول نہیں سکتا۔ بچے نے جامنوں رنگ کی قمیص پہن رکھی ہے جس کی پچھلی طرف "گول بازار۔ ربوہ" سُرخ دھاگے سے کاڑھا ہُوا ہے۔ اگر کسی صاحب کو علم ہو تو براہِ مہربانی اس پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

شریف گولڈ سمتھ
گول بازار۔ ربوہ

ضروری تصحیح

مورخہ ۲۰ر مارچ ۱۹۷۸ء کے پرچہ مسیح موعودؑ نمبر کے آخری صفحہ پر ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز کا اشتہار شائع ہُوا ہے اُس کا فون ۵۲۱ کتابت کی غلطی سے رہ گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ (مینجر الفضل ربوہ)

تشخیص و علاج کے لئے
آپ کا اپنا دواخانہ
صدر دواخانہ
بالمقابل ایوانِ محمود۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴